کتے کی خرید وفروخت

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

کتا گھریلو جانور ہے۔ ابتدائے اسلام میں کتوں کو مارنے کا حکم تھا۔ جو کہ بعد میں منسوخ ہو گیا۔ کتے میں درندوں والی صفات پائی جاتی ہیں۔ گھر میں شوقیہ کتا رکھنا ممنوع ہے۔ جس گھر میں (شوقیہ) کتا رکھا گیا ہو، اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔

(صحيح البخاري : 3225، صحيح مسلم : 2106)

روزانہ دو قیراط ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

(صحيح البخاري : 5480، صحيح مسلم : 1570)

جدید طب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کتے میں خاص قسم کے جرثومے پائے جاتے ہیں، جو صرف مٹی سے تلف ہو سکتے ہیں۔ اس کے نر کو احتلام اور مادہ کو حیض آتا ہے۔ مادہ تین ماہ یا اس سے بھی کم مدت میں بچے جنم دیتی ہے۔ اس کے بچے کی پیدائش کے وقت آنکھیں بند ہوتی ہیں، جو بارہ دن کے بعد کھلتی ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے۔ مردار اور نجاست بھی کھا لیتا ہے۔ قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ البتہ وفادار جانور ضرور ہے۔ رکھوالی کے لئے موزوں ہے۔ شیطان کو دیکھ کر بھونکتا ہے، تو اس وقت تعوذ پڑھنے کا حکم ہے۔

(صحيح البخاري : 3303، صحيح مسلم : 2729)

کفار کتوں سے بے پناہ محبت کرتے ہیں، کتوں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں، ان کو

اپنے ساتھ بستر پر سلا لیتے ہیں، بعض کفار کی عورتیں، کتوں سے مقاربت کر لیتی ہیں۔

یہ کفار ہیں، جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ ورنہ ایک سلیم الفطرت انسان کی طبیعت ان سے نفور رہتی ہے۔ کفار جن چار چیزوں کو مسلمانوں میں رائج کرنا چاہتے ہیں، ان میں کتا کلچر بھی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ کبھی بھی شوقیہ کتے مت پالیں۔ نہ ہی ان کی خرید وفروخت کریں، نہ کتوں کی لڑائی کرائیں۔ کتا ضرورت کا جانور ہے، مثلاً رکھوالی اور شکار کے کام آتا ہے۔ ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت ہڈیاں خون کھال بال اور لعاب سبھی نجس ہیں۔ انسانوں کی بھلائی نبی کریم ﷺ کی نورانی تعلیمات اپنانے میں ہے۔ کتے کے حوالے سے بھی اسلام نے مکمل رہنمائی کی ہے۔ ذیل میں احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ کتے کی قیمت کھانا ناجائز وحرام ہے۔

① سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

”رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔“

(صحيح البخاري: 2237، صحيح مسلم: 1567)

② ابو جحیفہ عبد اللہ بن وہب سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ،

وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهٗ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ .

''رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت لینے سے منع کیا ہے، اسی طرح لونڈی کی کمائی سے بھی منع کیا ہے۔ آپ نے گودنے اور گودوانے والی خاتون پر لعنت کی، اسی طرح سود کھانے اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی اور مصور پر بھی لعنت فرمائی۔''

(صحيح البخاري : 2238، صحيح مسلم :)

③ ابوالزبیر محمد بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ جَابِرًا، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ؟ قَالَ : زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ .

''میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلے کی کمائی کے متعلق سوال کیا، تو فرمایا: نبی کریم ﷺ سے اس کام سے سختی سے منع کیا ہے۔''

(صحيح مسلم : 1569)

④ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

''کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔''

(صحيح مسلم : 1568)

⑤ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَإِنْ

جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَامْلَأْ كَفَّهُ تُرَابًا .

''رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی سے منع کیا، اگر کوئی کتے کی قیمت مانگنے آئے، تو اس کی مٹھی میں مٹی بھر دیں۔''

(مسند الإمام أحمد :278/1، سنن أبي داود : 3482، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 426/4)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ .

''کتے کی قیمت حرام ہے۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 4645، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

''رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا شَرِبَ الكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا .

''جب کتا کسی کے برتن سے پی جائے، تو اس برتن کو سات دفعہ دھوئیں۔''

(صحيح البخاري : 172، صحيح مسلم : 279)

اس حدیث سے علما ثابت کرتے ہیں کہ کتا نجس العین ہے، نجس العین کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ بَيْعُ الْكَلْبِ، مُعَلَّمًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُعَلَّمٍ؛ لِأَنَّهٗ نَجسٌ، وَالنَّجِسُ لَا يَجُوزُ بَيْعُهٗ.

''یہ اس بات پر دلیل ہے کہ کتے کی بیع درست نہیں، چاہے وہ سکھایا ہوا کتا ہو یا سکھایا ہوا نہ ہو، کیوں کہ کتا نجس ہے اور نجس چیز کی بیع جائز نہیں۔''

(الإيجاز في شرح سنن أبي داود، ص 319)

⑧ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ.

''کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔''

(سنن أبي داود: 3484، صحيح أبي عوانة: 5273، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري: 426/4)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ، فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

''اللہ یہود کو ہلاک کرے، ان پر اللہ نے چربی کو حرام قرار دیا، تو انہوں نے وہ

بیچ دی اوراس کی قیمت کھانے لگے۔''

(صحيح البخاري : 2224، صحيح مسلم : 1583)

یہود پر چربی حرام کی گئی، لیکن انہوں نے اس کو مائع حالت میں بیچا اوراس کی قیمت کھائی، اللہ نے ان پر لعنت کی۔ اسی طرح کتے کی خرید وفروخت بھی حرام ہے، اس کی قیمت کھانا بھی موجب لعنت ہے۔ کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اسی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلٰى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهٗ .

''اللہ کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام کرتا ہے، تو اس کی کمائی بھی حرام کر دیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :247/1، سنن أبي داود : 3488، وسندهٗ حسنٌ)

شکاری کتے کی استثنا ثابت نہیں:

① سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ، وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلے اور کتے کی کمائی سے منع کیا، سوائے شکاری کتے کے۔''

(سنن النسائي : 4668)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، ابوالزبیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے ''منکر'' کہا ہے۔ نیز فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ .

''یہ ثابت نہیں ہے۔''

(سنن النسائي، تحت الحديث : 4295)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ .

''اس کی سند ثابت نہیں ہے۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث :1281)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ لَا أَصْلَ لَهُ وَلَا يَجُوزُ ثَمَنُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ وَلَا غَيْرِهٖ .

''ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، کسی سکھائے ہوئے یا غیر سکھائے ہوئے کتے کی کمائی جائز نہیں۔''

(كتاب المجروحين :237/1)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی کمائی سے منع کیا، البتہ شکاری کتے کی کمائی کو جائز قرار دیا ہے۔''

(سنن الترمذي :1281)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔ ابومہزم یزید بن سنان ضعیف و متروک ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

''یہ حدیث اس سند سے ثابت نہیں ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(زاد المَعاد : 683/5)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی کمائی کی رخصت دی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي :320/1)

تبصرہ:

جھوٹ ہے۔

① احمد بن عبداللہ کندی ضعیف و منکر الحدیث ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو''باطل'' قرار دیتے ہوئے فرمایا:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ لِأَبِي حَنِيفَةَ .

''اس نے ابوحنیفہ کی منکر احادیث بیان کی ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :320/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ الْحَقِّ : هٰذَا الْحَدِيثُ بَاطِلٌ .

''عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے۔''

(میزان الاعتدال : 110/1)

② محمد بن حسن شیبانی ''کذاب'' ہے۔

③ نعمان بن ثابت باتفاق محدثین ''ضعیف'' ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .

''کتے کی کمائی حرام ہے، سوائے شکاری کتے کے۔''

(زاد المَعاد في هدي خير العباد لابن القيم : 682/5)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ مثنی بن صباح جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف اور مختلط ہے۔

④ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَضٰى فِي كَلْبٍ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کا فیصلہ چالیس درہم میں کیا۔''

(البناية شرح الهداية للعيني : 380/8)

تبصرہ:

جھوٹ ہے۔

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ غَيْرُ ثَابِتَةٍ وَّإِنَّمَا ذَكَرَهَا الْأَصْحَابُ فِي كُتُبِ الْفِقْهِ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ .

''یہ غیر ثابت الفاظ ہیں، ہمارے اصحاب نے ان الفاظ کو کتب فقہ میں بغیر کسی سند کے ذکر کیا ہے۔''

(التنبيه على مشكلات الهداية : 441/4)

⑤ (۱) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ قَضٰى فِي كَلْبِ الصَّيْدِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا .

''آپ رضی اللہ عنہ نے شکاری کتے کا فیصلہ چالیس درہم میں کیا۔''

(سنن الدّارقطني : 4598)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، اسماعیل بن جتاس مجہول الحال ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۱۷/۴) میں ذکر کیا ہے، حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(مَعرفة السّنن والآثار : 175/8)

امام عقیلی رحمہ اللہ نے اسے ''کتاب الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔

(الضّعفاء :81/1)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ .

''اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(التاريخ الكبير :349/1)

(ب)　اس کی ایک اور سند ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیھقي : 11014)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ ابن جریج کا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔ نیز مدلس بھی ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

اسی طرح مصنف عبدالرزاق (۱۸۴۱۴) والی سند بھی ضعیف ہے۔ اس میں امام عبد الرزاق اور ابن جریج دونوں مدلس ہیں، نیز اس میں اور بھی علت ہے۔

⑥　عمران بن ابی انس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهٗ كَلْبٌ صَائِدٌ قَدْ أُعْطِيَهٗ بِهٖ عِشْرِينَ بَعِيرًا فَخَطَبَ امْرَأَةً وَّخَطَبَهَا مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهَا فَقَالَتْ : لَا أَنْكِحُكَ إِلَّا عَلٰى كَلْبِكَ فَنَكَحَهَا وَسَاقَ الْكَلْبَ إِلَيْهَا فَعَدَا عَلَيْهِ الْآخَرُ فَقَتَلَهٗ فَتَرَافَعُوا إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَغَرَّمَهٗ عِشْرِينَ بَعِيرًا .

''ایک شخص کے پاس شکاری کتا تھا، جس کی قیمت بیس اونٹ رکھی گئی تھی، تو اس شخص نے ایک خاتون کو پیغام نکاح بھیجا، اس کے ساتھ ایک اور شخص نے بھی پیغام نکاح بھیج دیا، تو اس خاتون نے کتے کے مالک سے کہا: میں آپ سے تب نکاح کروں گی، اگر آپ حق مہر میں یہ کتا مجھے دیں گے۔ تو اس کا نکاح

کتے کے حق مہر پر ہو گیا، جب اس نے خاتون کی طرف کتا روانہ کیا، تو پیغام نکاح بھیجنے والے دوسرے شخص نے اس کتے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، معاملہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پہنچا، تو آپ نے اس کتے کو قتل کرنے والے پر بیس اونٹ جرمانہ عائد کیا۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد برواية ابنه عبد اللّٰه : 2753)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② عمران بن ابی انس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:

هٰذَا بَاطِلٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

''یہ باطل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةٌ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (باسند صحیح) شکاری کتے کی رخصت ثابت نہیں ہے۔''

(جامع العلوم والحِكَم لابن رجب، ص 453)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْاِسْتِثْنَاءُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ فِي الْأَحَادِيثِ الثَّابِتَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

''کتے کی کمائی کے بارے میں ممانعت کی صحیح احادیث میں شکاری کتے کی استثنا کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔''

(مَعرفة السّنن والآثار : 177/8)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ .

''(شکاری کتے کی استثنا میں وارد) تمام احادیث باتفاق محدثین ضعیف ہیں۔''

(شرح صحيح مسلم : 233/10)

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (٩١١ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجُمْهُورُ عَلَى الْمَنْعِ وَأَجَابُوا عَنْ هٰذَا بِأَنَّ الْحَدِيثَ ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ .

''جمہور علما کہتے ہیں: کتے کی کمائی ممنوع ہے اور شکاری کتے والی روایت کے متعلق جواب دیتے ہیں کہ یہ محدثین کے نزدیک بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(زَهْر الرُّبٰى : 191/7)

امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَا بَأْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوقِيِّ .

''سلوقی (نسل کے) کتے کی قیمت میں کوئی مسئلہ نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 20918)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔ جابر جعفی ضعیف و کذاب ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَا بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ .

''شکاری کتے کی کمائی میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 20922)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، مغیرہ بن مقسم ضبی مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) شبہات کے جواب میں فرماتے ہیں:

أَمَّا قِيَاسُ الْكَلْبِ عَلَى الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ، فَمِنْ أَفْسَدِ الْقِيَاسِ، بَلْ قِيَاسُهُ عَلَى الْخِنْزِيرِ أَصَحُّ مِنْ قِيَاسِهِ عَلَيْهِمَا؛ لِأَنَّ الشَّبَهَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخِنْزِيرِ أَقْرَبُ مِنَ الشَّبَهِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ، وَلَوْ تَعَارَضَ الْقِيَاسَانِ لَكَانَ الْقِيَاسُ الْمُؤَيَّدُ بِالنَّصِّ الْمُوَافِقِ لَهُ أَصَحَّ وَأَوْلٰى مِنَ الْقِيَاسِ الْمُخَالِفِ لَهُ، فَإِنْ قِيلَ : كَانَ النَّهْيُ عَنْ ثَمَنِهَا حِينَ كَانَ الْأَمْرُ بِقَتْلِهَا، فَلَمَّا حَرُمَ قَتْلُهَا وَأُبِيحَ اتِّخَاذُ بَعْضِهَا، نُسِخَ النَّهْيُ، فَنُسِخَ تَحْرِيمُ الْبَيْعِ،

قِيلَ : هٰذِهِ دَعْوٰى بَاطِلَةٌ لَّيْسَ مَعَ مُدَّعِيهَا لِصِحَّتِهَا دَلِيلٌ، وَلَا شُبْهَةٌ، وَلَيْسَ فِي الْأَثَرِ مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الدَّعْوَى الْبَتَّةَ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوهِ، وَيَدُلُّ عَلٰى بُطْلَانِهَا أَنَّ أَحَادِيثَ تَحْرِيمِ بَيْعِهَا وَأَكْلِ ثَمَنِهَا مُطْلَقَةٌ عَامَّةٌ كُلُّهَا، وَأَحَادِيثُ الْأَمْرِ بِقَتْلِهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اقْتِنَائِهَا نَوْعَانِ ؛ نَوْعٌ كَذٰلِكَ وَهُوَ الْمُتَقَدِّمُ، وَنَوْعٌ مُقَيَّدٌ مُخَصَّصٌ وَهُوَ الْمُتَأَخِّرُ، فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِهَا مُقَيَّدًا مَخْصُوصًا، لَجَاءَ تْ بِهِ الْآثَارُ كَذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ تْ عَامَّةً مُطْلَقَةً، عُلِمَ أَنَّ عُمُومَهَا وَإِطْلَاقَهَا مُرَادٌ، فَلَا يَجُوزُ إِبْطَالُهُ .

''کتے کو خچر اور گدھے پر قیاس کرنا فاسد ترین قیاس ہے۔ اس کی نسبت اگر خنزیر پر قیاس کیا جائے تو وہ درست ہوگا۔ کیوں کہ کتے کی شباہت خنزیر سے بہ نسبت خچر اور گدھے کے زیادہ ہے۔ اگر دو قیاس معارض ہو جائیں، تو وہ قیاس جس کی تائید نص کرتی ہے، وہ دوسرے قیاس کی نسبت درست ہوتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ کتے کی قیمت تب حرام تھی، جب کتوں کو قتل کرنے کا حکم تھا، پھر جب کتوں کا قتل حرام ہو گیا اور بعض قسم کے کتے رکھنا جائز ہو گیا، تو ان کی بیع کی حرمت بھی منسوخ ہو گئی۔ تو جواب ہے کہ یہ دعوی باطل ہے، کیوں کہ اس کے مدعی کے پاس اس دعوی کی صحت پر کوئی دلیل نہیں ہے، اس بات میں کوئی شبہ نہیں، کیوں کہ کوئی ایک بھی دلیل کسی بھی طرح اس دعوی کی صحت کا ثبوت فراہم نہیں کرتی۔ بلکہ اس دعوی کے بطلان پر دلائل موجود ہیں، کتے کی کمائی

کے حرام ہونے کی تمام روایات مطلق ہیں۔ البتہ کتوں کے قتل کی نصوص دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم کتوں کے مطلق قتل پر ہے، دوسری روایات میں ایک نوع کو خاص کیا گیا ہے۔ سو اگر کتوں کی کمائی سے بھی کوئی صورت خاص ہوتی، تو اس پر آثار وارد ہوتے، جیسا کہ مارنے کے متعلق وارد ہوئے ہیں۔ مگر جب کتوں کی کمائی کے بارے میں احادیث عام ہیں، تو معلوم ہو گیا کہ مراد ان کا عموم اور اطلاق ہے، اسے باطل قرار دینا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔''

(زَاد المَعاد في هدي خير العباد : 5/684-685)

مشہور مفسر، علامہ الکیاالھر اسی رحمہ اللہ (۵۰۴ھ) اسی شبہ کے رد میں فرماتے ہیں:

هٰذَا فِي غَايَةِ الْبُعْدِ عَنِ الْحَقِّ.

''یہ دعویٰ حق سے بہت زیادہ بعید ہے۔''

(أحكام القرآن : 3/24)

ان صریح اور متواتر احادیث سے کتے کی خرید وفروخت حرام اور ممنوع ہے۔ کتا چھوٹا ہو یا بڑا، شوقیہ پالنے کے لیے ہو، رکھوالی کے لیے ہو یا شکار کے لیے۔ اس کی قیمت کھانا حرام اور ناجائز ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار : ۱۶۳/۵) اور محدث البانی رحمہ اللہ (سلسلہ صحیحہ : ۱۱۵۶/۶) شکاری کتے کی استثنا کرتے ہیں۔ یہ اہل علم کی اجتہادی خطا ہے، وہ اس پر عند اللہ ماجور ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ شکاری کتے کی استثنا ثابت نہیں، اس باب میں وارد روایات محدثین عظام کے نزدیک ضعیف اور غیر ثابت ہیں، بعض لوگ مطلق طور پر کتے کی خرید وفروخت کو جائز کہتے ہیں، یہ موقف بے دلیل اور بے ثبوت ہے، ائمہ محدثین میں سے کسی

کا یہ موٴقف نہیں رہا۔ محدثین نے اپنے مذہب کی بنیاد احادیث پر ڈالی ہے، احادیث سے یہ ثابت ہے کہ کتے کی قیمت کھانا حرام ہے۔ اس کے باوجود حنفی فقہا کتے کی قیمت کھانا جائز سمجھتے ہیں، جیسا کہ

علامہ قدوری حنفی (۴۲۸ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَصْحَابُنَا : بَيْعُ الْكَلْبِ جَائِزٌ .

''ہمارے اصحاب کہتے ہیں: کتے کی کمائی جائز ہے۔''

(التّجرید : 2621/5)

الحاصل:

کتے کی خرید وفروخت ممنوع وحرام ہے، اس میں کسی قسم کی استثنا نہیں۔